امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب ”عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں“
سے لیے گئے مواد کی دوسری قسط

خاکِ مدینہ کی برکتیں

کُل صفحات 28



شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

یہ مضمون ''عاشقانِ رسول کی 130 حکایات'' کے صفحہ 40 تا 67 سے لیا گیا ہے۔

خاکِ مدینہ کی برکتیں

دُعائے عطّار

یاربَّ المصطفٰے ! ''خاکِ مدینہ کی برکتیں'' (رسالہ) کے 28 صفحات جو کوئی پڑھ یا سُن لے اُس کو خاکِ مدینہ کے ذرّے ذرّے سے والہانہ محبّت عنایت فرما، ایمان و عافیت کے ساتھ خاکِ مدینہ پر اُس کو موت اور خاکِ مدینہ میں مدفن نصیب کر۔ اٰمین بجاہِ النّبیّ الْاَمین صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ علّامہ **مَجدُ الدّین فیروزآبادی** رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ سے **مَنقول** ہے: جب کسی مجلس میں (یعنی لوگوں میں) بیٹھو اور کہو: **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد** تو **اللہ** پاک تم پر ایک فِرِشتہ مقرّر فرمادے گا جو تم کو **غیبت** سے باز رکھے گا۔ اور جب مجلس سے اُٹھو تو کہو: **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد** تو فِرِشتہ لوگوں کو تمہاری **غیبت** کرنے سے باز رکھے گا۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص۲۷۸)

مشہور عاشقِ رسول امامِ مالک کی 12 حکایات

مدینے میں ننگے پاؤں

کروڑوں مالکیوں کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا امام مالِک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق

زبردست عاشِقِ رسول تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ مدینۂ پاک زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کی گلیوں میں ننگے پَیر چلا کرتے تھے۔ (الطبقاتُ الکُبریٰ لِلشّعرانی الجزء الاول ص ۷٦)

ہر رات دیدارِ سرورِ کائنات

حضرتِ سیِّدُ نا مُثَنّٰی بن سعید علیہ رَحمۃ اللہ المجید کا بیان ہے: حضرتِ سیِّدُ نا امام مالِک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الخَالِق فرماتے تھے، کوئی رات ایسی نہیں گزری میں نے جس میں تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت نہ کی ہو۔ (حلیۃ الاولیاء ج٦ ص ۳٤٦)

مِٹ جائے یہ خودی تو وہ جلوہ کہاں نہیں
دَرْدا میں آپ اپنی نظر کا حجاب ہوں (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدینے میں سُواری سے پرھیز

حضرتِ سیِّدُ نا امام شافِعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکافی فرماتے ہیں: میں نے مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں حضرتِ سیِّدُ نا **امام مالِک** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الخَالِق کے دروازے پر خُراسان یا مِصْر کے گھوڑے بندھے دیکھے جو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کو بطورِ ہدِیَّہ (GIFT) پیش کئے گئے تھے، اِس قَدَر اعلیٰ گھوڑے میں نے کبھی نہ دیکھے تھے۔ چُنانچِہ، میں نے عرض کی: ''یہ گھوڑے کتنے عمدہ ہیں!'' فرمایا: ''میں یہ سب آپ کو تحفے میں دیتا ہوں۔'' میں نے عَرض کی: ''ایک گھوڑا

اپنے لئے تو رکھ لیجئے۔'' فرمایا: ''مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا آتی ہے کہ اُس مبارَک زمین کو اپنے گھوڑے کے قدموں تلے رَونْدُوں جس میں اُس کے پیارے پَیَمبر، بی بی آمِنہ کے دلبر، مدینے کے تاجور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم موجود ہیں یعنی آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا روضۂ انور ہے۔''

(احیاء العلوم ج ١ ص٤٨، الروض الفائق ص٢١٧)

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافِل ذرا تو جاگ
او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ذِکرِ نبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وقت رنگ بدل جاتا

حضرتِ سیِّدُنا مُصْعَب بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مالِک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الخَالِق کے عشقِ رسول کا عالَم یہ تھا کہ جب اُن کے سامنے نبیِّ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذِکر کیا جاتا تو اُن کے چِہرے کا رنگ بدل جاتا اور وہ ذِکرِ مصطَفٰے کی تعظیم کے لئے خوب جُھک جاتے۔ ایک دن آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ''اگر تم وہ دیکھتے جو میں دیکھتا ہوں تو اِس بارے میں سُوال نہ کرتے۔'' (الشفاء ج٢، ص ٤١ - ٤٢)

جان ہے عشقِ مصطَفٰے روز فُزُوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ نازِ دوا اٹھائے کیوں (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

درسِ حدیثِ پاک کا انداز

حضرتِ سیِّدُنا امام مالِک عَلَیْہِ رَحْمَۃُاللہِ الخَالِق (نے 17 برس کی عمر میں درسِ حدیث دینا شروع کیا) جب احادیثِ مبارَکہ سنانی ہوتی (تو غُسل کرتے)، چَوکی (مَسنَد) بچھائی جاتی اور آپ عمدہ لباس زیبِ تن فرما کر خوشبو لگا کر نہایت عاجِزی کے ساتھ اپنے حُجرۂ مبارَکہ سے باہَر تشریف لا کر اُس پر باادب بیٹھتے (درسِ حدیث کے دوران کبھی پہلو نہ بدلتے) اور جب تک اُس مجلس میں حدیثیں پڑھی جاتیں انگیٹھی میں عُود ولُوبان سلگتا رہتا۔ (بُستَانُ الْمُحَدِّثین ص ۱۹، ۲۰)

عنبر زمیں عَبیر ہوا مُشک تَر غُبار!
ادنٰی سی یہ شناخْت تِری رہگزر کی ہے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بچھّو نے 16 ڈنک مارے مگر درسِ حدیث جاری رکھا

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن مبارَک رَحْمَۃُاللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو عبدُاللّٰہ **امام مالِک** عَلَیْہِ رَحْمَۃُاللہِ الخَالِق درسِ حدیث دے رہے تھے کہ **بچھّو** نے آپ رَحْمَۃُاللہِ تعالٰی علیہ کو 16 مرتبہ ڈنک مارے۔ درد کی شِدَّت سے چہرۂ مبارَک زَرْد (یعنی پیلا) پڑ گیا مگر درسِ حدیث جاری رکھا۔ (اور پہلو تک نہ بدلا) جب درس خَتْم ہوا اور لوگ چلے گئے تو میں نے عَرْض کی: اے ابو عبدُاللّٰہ! آج میں نے آپ میں ایک عجیب بات دیکھی! آپ رَحْمَۃُاللہِ تعالٰی علیہ

نے فرمایا: ہاں! مگر میں نے حدیثِ رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعظیم کی بِنا پر صَبْر کیا۔ (الشفاء ج۲ ص٤٦)

ایسا گُما دے اُن کی وِلا میں خدا ہمیں
ڈھونڈا کرے پر اپنی خبر کو خبر نہ ہو (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

احادیث کے اَوراق پانی میں ڈالدیئے مگر۔۔۔۔۔

عاشقِ مدینہ حضرتِ سیِّدُنا امام مالِک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الخَالِق نے فنِّ حدیث کی باقاعدہ مرتب کتاب سب سے پہلے مُدَوَّن (یعنی مُرتَّب) فرمائی جو کہ **مُؤَطّا امام مالِک** کے نام سے مشہور ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ خُلوص کے پیکر تھے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا شیخ محمد عبدُ الباقی زَرْقانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نَقْل کرتے ہیں: **امام مالِک** جب ''مُؤَطّا'' کی تصنیف سے فارغ ہوئے تو اُنہوں نے اپنا **اِخلاص** ثابت کرنے کے لیے **مُؤَطّا** کے مُسَوَّدے کے تمام اَوراق (papers) پانی میں ڈال دیئے اور فرمایا: ''اگر ان میں سے ایک وَرَق بھی بھیگ گیا تو مجھے اِس کی کوئی حاجت نہیں ہے۔'' لیکن یہ حضرت امام مالِک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الخَالِق کی صِدْقِ نیّت اور اِخلاص کا ثَمرہ تھا کہ ایک وَرَق بھی نہ بھیگا۔ (شرح الزرقانی علی المؤطاء ج۱ ص ۳٦ ملخّصًا)

بنادے مجھ کو الٰہی خُلوص کا پیکر
قریب آئے نہ میرے کبھی رِیا یاربّ (وسائلِ بخشش ص۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عشقِ رسول میں رونے والے محدِّث کی قدردانی

حضرت سیِّدُنا امام مالِک عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡخَالِق سے کسی نے (آپ کے استاذِ محترم) حضرتِ سیِّدُنا ایّوب سَخۡتِیَانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: میں جن حضرات سے احادیثِ مبارکہ روایت کرتا ہوں وہ اُن سب میں افضل ہیں، میں نے انہیں دو مرتبہ سفرِ حج میں دیکھا کہ جب ان کے سامنے نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم عَلَیۡہِ اَفۡضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسۡلِیۡم کا ذِکرِ انور ہوتا تو وہ اتنا روتے کہ مجھے ان پر رَحۡم آنے لگتا۔ جب میں نے تعظیمِ مصطفٰے اور عشقِ رسول کا یہ عالَم دیکھا تو مُتأَثِّر ہو کر ان سے حدیث روایت کرنا شُروع کی۔ (الشفاء ج ۲ ص ٤١)

یادِ نبیِّ پاک میں روئے جو عمر بھر
مولیٰ مجھے تلاش اُسی چشمِ تَر کی ہے

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خاکِ مدینہ کی توہین کرنے والے کیلئے سزا

حضرتِ سیِّدُنا امام مالِک عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡخَالِق کے سامنے کسی نے یہ کہہ دیا کہ ''مدینے کی مِٹّی خراب ہے'' یہ سن کر آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فتویٰ دیا کہ اِس گستاخ کو تیس دُرّے لگائے جائیں اور قید میں ڈال دیا جائے۔ (ایضاً ص ٥٧)

جس خاک پہ رکھتے تھے قدم سیِّدِ عالم
اُس خاک پہ قرباں دلِ شیدا ہے ہمارا (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قضائے حاجت کے لئے حرم سے باہَر جایا کرتے

حضرتِ سیِّدُ نا امام مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الخَالِق نے تعظیمِ خاکِ مدینہ کی خاطِر مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں کبھی بھی قَضائے حاجت نہیں کی، اس کیلئے ہمیشہ حرمِ مدینہ سے باہَر تشریف لے جاتے تھے، البتّہ حالتِ مَرَض میں مجبور تھے۔ (بستان المحدثین ص۱۹)

اے خاکِ مدینہ تُو ہی بتا کس طرح پاؤں رکھوں یہاں
تُو خاکِ پا سرکار کی ہے آنکھوں سے لگائی جاتی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مسجدِ نبوی میں آواز دھیمی رکھو

حضرتِ سیِّدُ نا امام مالِک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الخَالِق سے مسجِدُالنَّبَوِیِّ الشَّریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں گفتگو کے دَوران خلیفہ ابوجعفر نے آواز بُلند کی تو اُس سے فرمایا: اے خلیفہ! اِس مسجِد میں آواز بُلند مت کرو، اللّٰہ تعالٰی نے بارگاہِ رسالت میں آوازیں دھیمی رکھنے والوں کی مَدْح (یعنی تعریف) فرمائی ہے، چُنانچِہ پارہ 26 سورۃُ الْحُجُرات کی تیسری آیتِ مبارَکہ میں فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰىؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ﴿۳﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: بیشک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسولُ اللّٰہ کے پاس، وہ ہیں جن کا دل اللّٰہ نے پرہیزگاری کے لئے پَرَکھ لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔ (پ۲۶،الحجرات:۳)

جبکہ آوازیں بُلند کرنے والوں کی ان الفاظ میں مَذَمَّت بیان فرمائی ہے، چُنانچِہ اسی سورۃ کی چوتھی آیتِ کریمہ ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۴﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: بیشک وہ جو تمہیں حُجروں کے باہَر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں۔ (پ۲۶،الحجرات:۴)

تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عزّت وحُرمت یقیناً آج بھی اُسی طرح ہے جس طرح حیاتِ ظاہری میں تھی۔ امام مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الخَالِق کی اس گفتگو سے ابو جعفر خاموش ہوگیا۔ (الشفاء ج ۲ ص ۴۱)

تجھ سے چھپاؤں مُنہ تو کروں کس کے سامنے
کیا اور بھی کسی سے توقع نظر کی ہے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

روضۂ رسول کی طرف منہ کر کے دُعا مانگو

حضرتِ سیِّدُنا امام مالِک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الخَالِق سے خلیفہ ابوجعفر منصور نے دریافْت کیا کہ میں (روضۂ انور پر حاضِری کے موقَع پر) قبلے کی طرف مُنہ کر کے دُعا مانگوں یا نبیِّ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف رُخ رکھوں؟ حضرتِ سیِّدُنا امام مالِک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الخَالِق نے فرمایا: نبیِّ پاک صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے تم کیونکر منہ پھیر سکتے ہو؟ حضور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تو بروزِ قِیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں تمہارے اور تمہارے والدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا آدم صفیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کیلئے بھی وسیلہ ہیں، تم نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی کی طرف منہ کرکے شَفاعت کی بھیک مانگو، اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شَفاعت ضرور قبول فرمائے گا، اللہ ربُّ العباد عَزَّوَجَلَّ خود ہی ارشاد فرماتا ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ﴿۶۴﴾

(پ ۵، النساء: ٦٤)

ترجَمۂ کنزالایمان: اوراگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! تمہارے حُضور حاضِر ہوں اور پھر اللہ سے مُعافی چاہیں اور رسول ان کی شَفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بَہُت توبہ قَبول کرنے والا مہربان پائیں۔

(الشفاء ج ۲ ص ٤١)

مُجرِم بلائے آئے ہیں ''جاءُوکَ'' ہے گواہ
پھر رَد ہو کب یہ شان کریموں کے دَر کی ہے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جس سے ہو سکے وہ مدینے شریف میں مرے

حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''**مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَإِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ يَّمُوْتُ بِهَا** یعنی جو مدینے میں مر سکے وہ وَہیں مرے کیونکہ میں مدینے میں مرنے والوں کی شَفاعت کروں گا۔'' (ترمذی ج۵ ص۴۸۳ حدیث۳۹۴۳)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرت **مفتی احمد یار خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں: ظاہر یہ ہے کہ یہ بِشارت اور ہِدایت سارے مسلمانوں کو ہے نہ کہ صِرْف مُہاجِرین کو یعنی جس مسلمان کی نیَّت مدینۂ پاک میں مرنے کی ہو وہ کوشش بھی وہاں ہی مرنے کی کرے کہ خدا (عَزَّوَجَلَّ) نصیب کرے تو وہاں ہی قِیام کرے خُصُوصاً بڑھاپے میں اور بِلا ضَرورت مدینۂ پاک سے باہَر نہ جائے کہ موت ودَفْن وہاں کا ہی نصیب ہو، حضرتِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ دعا کرتے تھے کہ ''مولا! مجھے اپنے محبوب کے شہر میں شہادت کی موت دے۔'' آپ کی دعا ایسی قَبول ہوئی کہ **سُبْحٰنَ اللہ!** فَجْر کی نماز، مسجدِ نبوی، مِحرابُ النّبی، مُصلّیِ نبی اور وہاں شہادت۔ میں نے بعض لوگوں کو

دیکھا کہ تیس چالیس سال سے مدینۂ مُنوَّرہ میں ہیں، حُدودِ مدینہ بلکہ شہرِ مدینہ سے بھی باہَر نہیں جاتے اِسی خطرے سے کہ موت باہَر نہ آ جائے، **حضرتِ امام مالِک** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا بھی یہی دستور رہا۔ (مراۃ المناجیح ج ۴ ص ۲۲۲)

مدینے میں وفات، بوقتِ رخصت نیکی کی دعوت

سیِّدُنا امامِ مالِک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الخَالِق کی وفات 179ھ کے ماہِ صَفَرُ الْمُظَفَّر یا ربیعُ الْاَوَّل شریف کی 10 یا 11 یا 14 تاریخ کو **مدینۂ منوَّرہ** زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں ہوئی اور جنَّتُ البقیع میں دفن ہوئے۔ بوقتِ رِحْلَت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے **نیکی کی دعوت** دی۔ سیِّدُنا یحیٰی بن یحیٰی مَصْمُوْدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: سیِّدُنا امام مالِک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الخَالِق بیان کرتے ہیں کہ سیِّدُنا رَبِیْعہ نے فرمایا: ''میرے نزدیک کسی شخص کو نماز کے مسائل بتانا روئے زمین کی تمام دولت صَدَقہ کرنے سے بہتر ہے اور کسی شخص کی دینی اُلجھن دُور کر دینا سوحج کرنے سے افضل ہے۔'' نیز سیِّدُنا **ابنِ شہاب زُہری** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی کے حوالے سے بتایا کہ انہوں نے فرمایا: ''میرے نزدیک کسی شخص کو دینی مشورہ دینا سوغَزوات میں جہاد کرنے سے بہتر ہے۔'' سیِّدُنا یحیٰی بن یحیٰی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کہتے ہیں: اس گفتگو کے بعد سیِّدُنا امامِ مالِک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الخَالِق نے کوئی بات نہیں کی اور اپنی جان جانِ آفریں کے سپُرد کر دی۔ (بُستانُ المحدثین ص ۳۸، ۳۹) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہرِ شفاعت نگر کی ہے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

محبوب کو منانے کے نرالے انداز

کسی نے **محمود غزنوی** عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کو حاضِریِ مدینۂ منوّرہ زادھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کے دَوران مسجِدُالنَّبَوِیِّ الشَّریف عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَ السَّلام میں فقیرانہ لباس پہنے، کندھے پر مَشکیزہ اُٹھائے زائرینِ حَرَم کو پانی پِلاتے دیکھ کر کہا: کیا آپ غَزنی کے شَہَنْشاہ نہیں؟ یہ کیا حال بنا رکھا ہے! جواب دیا: میں شَہَنْشاہ ہوں مگر غزنی میں، اِس دربار میں تو شَہَنْشاہ بھی فقیر و گدا ہوتے ہیں۔ پوچھنے والے کو یہ دیوانگی بھرا جواب بَہُت ہی پیارا لگا۔ کچھ دیر بعد اُس نے دیکھا کہ **مِصْر کا شَہَنْشاہ** شاہی کَرّوفَر اور رُعب داب کے ساتھ چلا آرہا ہے، اُس شخص نے بڑھ کر کہا: آپ نے اتنی بڑی جَسارَت کی! مدینۂ منوّرہ زادھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کی حاضِری اور یہ شاہی دَبْدَبہ! جو جواب مِصْری شَہَنْشاہ نے دیا وہ بھی سنہری حُروف سے لکھنے کے قابل ہے۔ شاہِ مِصْر بولا: اے سُوال کرنے والے! یہ بتاؤ یہ بادشاہی کس ہستی نے عطا کی؟ یقیناً مدینے والے آقا صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہی عنایت فرمائی ہے۔ لہٰذا شاہی تاج و لباس کے ساتھ حاضِر ہوا ہوں۔ تاکہ دینے والا اپنی مبارَک آنکھوں سے دیکھ لے۔ (بارہ تقریریں ص ۲۰۴ بِتَغَیُّر)

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کِس چیز کی کمی ہے مولیٰ تِری گلی میں
دنیا تِری گلی میں عُقبٰی تِری گلی میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَذانِ بلال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشقِ بے مثال حضرتِ سیِّدُنا بِلال رضی اللہ تعالٰی عنہ کا نام زَبان پر آتا ہے تو بے ساختہ ایک سرتاپا عاشقِ رسول ہستی کا تَصوُّر قائم ہوجاتا ہے ایمان لانے اور غُلامی سے آزادی پانے کے بعد عاشقِ بے مثال حضرتِ سیِّدُنا بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنی زندگی کے حسین ایّام سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں گزارے لیکن وِصالِ ظاہِری کے بعد ہجرِ رسول کی تاب نہ لاکر **مدینۂ منوَّرہ** زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیماً سے ہجرت کرکے ملکِ شام کے عَلاقے ''**دارَیّا**'' میں سُکُونت اِختیار فرمائی۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد ایک رات خواب میں سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دِیدارِ فیض آثار سے مُشَرَّف ہوئے، لَبہائے مُبارَکہ کو جنبِش ہوئی، رَحمت ومَحبت کے پھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: ''**مَاھٰذِہِ الْجَفْوَۃُ یَا بِلَال !اَمَا آنَ لَکَ اَنْ تَزُوْرَنِی یَا بِلَال!** یعنی

اے بلال! یہ کیا جفا ہے ! کیا ابھی وہ وقت نہ آیا کہ تم میری زیارت کیلئے حاضِری دو۔'' عاشقِ بے مثال حضرتِ سیِّدُ نا بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ بیدار ہوتے ہی حکمِ سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعمیل میں مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعظِیْماً کی جانب روانہ ہوگئے اورسفر کرتے ہوئے مرکزِ عُشّاق دیارِ مدینہ کی نُورانی اور پُرکیف فَضاؤں میں داخل ہوگئے، بے تابانہ مَدَنی سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مزارِ پُراَنوار پر حاضِر ہوئے، ضَبط کے بندھن ٹوٹ گئے، آنکھوں سے آنسوؤں کا تار بندھ گیا اور اپنا چِہرہ مَزارِ پاک کی مبارک خاک پر مَس کرنے لگے۔ حضرتِ سیِّدُ نا بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ کی آمد کی خبر سن کر گلشنِ رسالت کے دونوں مہکتے پھول سیِّدینا حَسَنَینِ کرِیمَین (یعنی حضراتِ سیِّدینا حسن وحسین) رضی اللہ تعالٰی عنہما بھی تشریف لے آئے ۔ حضرتِ سیِّدُ نا بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بے ساخْتہ دونوں شہزادوں کو اپنے ساتھ لِپٹالیا اور پیار کرنے لگے۔ شہزادوں نے فرمائش کی: **اے بِلال!** ہمیں ایک بار پھر وہ **اذان** سنا دیجئے جو آپ نانا جان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حیاتِ ظاہری میں دیا کرتے تھے۔ اب اِنکار کی گنجائش کہاں تھی! چُنانچہ حضرتِ سیِّدُ نا **بلال** رضی اللہ تعالٰی عنہ **مسجِدُالنَّبَوِیّ الشَّریف** عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی چھت پر اُس حصّے میں تشریف لے گئے جہاں وہ حُضُورِ پاک، صاحِبِ لَولاک، سَیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حیاتِ

ظاہِری میں اَذان دیا کرتے تھے۔ جب حضرتِ سیِّدُنا بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ''اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر'' سے اَذان کا آغاز فرمایا تومدینۂ منوّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّتَعظِیْماً میں ہَلْبَلی مچ گئی اورلوگ بے تاب ہوگئے، جب ''اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ'' کے کلمات کہے تو ہر طرف آہ وبُکا کا شور بَرپا ہوگیا، پھر جب اس لفظ پر پہنچے: ''اَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًارَّسُوْلُ اللّٰہ'' تولوگ بے تابانہ ایک دوسرے سے پوچھنے لگے: کیا سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مزارِپُراَنوار سے باہَر تشریف لے آئے ہیں؟ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وِصالِ ظاہِری کے بعد مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّتَعظِیْماً میں اُس دن سے زیادہ کبھی گِریہ وزاری نہیں ہوئی۔ اس واقِعے کے بعد عاشقِ بےمثال حضرتِ سیِّدُنا بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ تادَمِ حیات سال میں ایک مرتبہ مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّتَعظِیْماً حاضِر ہوتے اوراذان دیا کرتے تھے۔

(تاریخ دِمَشق ج۷ص۱۳۷ وفتاوٰی رضویہ مُخرجہ ج۱۰ ص۷۲۰ مُلَخّصًا)

جاہ وجلال دو نہ ہی مال ومَنال دو
سوزِ بلال بس مِری جھولی میں ڈال دو (وسائلِ بخشش ص۲۹۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غَرْناطَہ کا مایوسُ العلاج مریض

ابومحمد اِشْبِیلی اپنا ایک واقِعہ بیان فرماتے ہیں کہ غَرْناطَہ میں ایک ایسے بیمار کے ہاں ٹھہرے جو طبیبوں کی طرف سے لا علاج قرار دیا جا چکا تھا۔

اُس بیمار کے ایک خادِم **ابنِ ابی خِصال** نے سرکارِ عالم مدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دربارِ گوہر بار میں عریضہ لکھا جس میں اس نے اپنے آقا کی بیماری کا ذِکر کیا تھا اور درخواست کی تھی کہ اسے شِفا نصیب ہو۔ ابومحمد فرماتے ہیں: وہ عریضہ لئے ایک زائرِ مدینہ غَرناطہ سے **مدینۂ منوَّرہ** زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعظِیْماً حاضِر ہوا، اُس نے جُوں ہی یہ خط دربارِ رِسالت میں پڑھا بیمار کو غَرناطہ میں شِفا مل گئی۔ (وفاء الوفا، ج۲،ص۱۳۸۷،ملخصا)

فَقَط اَمراضِ جسمانی کی ہی کرتا نہیں فریاد
گناہوں کے مرض سے بھی شِفا دو یارسولَ اللّٰہ (وسائلِ بخشش ص۵۵۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

زم زم کا باکمال ساقی

شیخ ابوابراہیم وَرّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد فرماتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ **حج** وزیارت کی سعادت پائی، زادِ قافِلہ کی قِلّت (یعنی اَخراجات کی کمی) کے سبب قافلے والے **مدینۂ منوَّرہ** زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعظِیْماً میں مجھے اکیلا چھوڑ کر روانہ ہو گئے۔ میں نے بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہو کر فریاد کی: ''**یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میرے رُفَقا مجھے تنہا چھوڑ کر جاچکے ہیں۔'' جب سویا تو خواب میں جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت سے شَرَفیاب ہوا، آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مکّہ شریف جاؤ، وہاں ایک

شخص **زمزم** کے کُنویں پر پانی کھینچ کھینچ کر لوگوں کو پِلا رہا ہوگا، اُس سے کہنا، **رسولُ اللہ** (صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے حکم دیا ہے کہ مجھے میرے گھر تک پہنچادو۔‘‘ میں حسبِ ارشاد **مکّۂ مکرَّمہ** زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعظِیْماً پہنچا اور **زمزم** شریف کے کنوئیں پر گیا، جہاں ایک شخص پانی کھینچ رہا تھا، اِس سے پہلے کہ میں کچھ کہوں، وہ کہنے لگا: ’’ٹھہرو! میں ذرا لوگوں کو پانی پلالوں۔‘‘ جب وہ فارِغ ہوا تو رات ہوچکی تھی۔ اُس نے کہا: ’’**بیتُ اللہ** شریف کا طواف کرلو پھر میرے ساتھ **مکّۂ مکرَّمہ** زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعظِیْماً کے بالائی (یعنی اونچائی والے) حصّے کی طرف چلو۔‘‘ چُنانچِہ میں طواف سے مُشَرَّف ہونے کے بعد اس کے ساتھ اس کے قدم بقدم چل پڑا۔ جب صُبْح قریب ہوئی تو میں نے خود کو ایسی وادی میں پایا جس میں بَہُت گھنے دَرَخت اور پانی کے چشمے تھے، میں نے سوچا یہ وادی تو میری وادی ’’**شَفْشاوَہ**‘‘ جیسی لگتی ہے۔ جب اچّھی طرح سَپِیدۂ سَحر (یعنی فجر کا اُجالا) نُمُودار ہوا اور میں نے غور سے دیکھا تو واقعی وہ وادی ’’**شَفْشاوَہ**‘‘ ہی تھی۔ میں خوشی خوشی اپنے اَہل وعِیال کے پاس پہنچا اور اپنے مکان پہنچنے کی داستانِ کرامت نشان سنا کر سب کو وَرْطۂ حیرت میں ڈال دیا! لوگوں نے میرے قافِلے کے مُتَعلِّق دریافت کیا۔ میں نے انہیں بتایا کہ وہ تو مجھے مُفلِس ونادار سمجھ کر **مدینۂ منوَّرہ** زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعظِیْماً میں اکیلا چھوڑ کر سُوئے وطن روانہ ہوگئے تھے۔ کچھ لوگوں نے میری بات کو

دُرُست تسلیم کیا اور بعض نے مجھے جھٹلایا، چند ماہ گزرے تو میرا قافِلہ آ پہنچا اور لوگ حقیقتِ حال سے واقِف ہوئے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! سب نے مجھے سچّا مان لیا۔(شواھدُ الحق ص ۲۲۹)(چونکہ پہلے زمانے میں اُونٹوں اور خچّروں وغیرہ پر سفر ہوا کرتا تھا، غالباً اِسی وجہ سے قافِلہ کچھ مہینوں کے بعد پہنچا۔) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تنکا بھی ہمارے تو ہلائے نہیں ہلتا

تم چاہو تو ہوجائے ابھی کوہِ محَن پھول (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تین روپیہ مدینہ۔۔۔۔تین روپیہ مُلتان

یہ حکایت کسی نے مجھے (سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ کو) کافی عرصہ قبل سنائی تھی اپنی یادداشت کے مطابِق اپنے الفاظ میں بیان کرنے کی سعی کرتا ہوں: حاجیوں کا ایک قافِلہ مدینۃُ الاولیاء ملتان (پاکستان) سے مدینۃُ الْمصطفٰے زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا چلا، اُس میں **ایک مدینے کا دیوانہ** بھی شامل تھا۔ حجِ بیتُ اللہ اور حاضِریِ مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا سے فراغت کے بعد جب سب ملتان شریف پہنچ گئے۔ ایک حاجی نے دیوانے کو چھیڑتے ہوئے کہا: تجھے بارگاہِ رسالت سے

کوئی سند بھی عطا ہوئی یا نہیں؟ وہ بولا: نہیں۔ اُس حاجی نے اپنے ہی ہاتھوں لکھی ہوئی ایک چِٹّھی دیوانے کو دکھاتے ہوئے کہا: دیکھ! مجھے روضۂ انور پر یہ سَنَد ملی ہے! چِٹھی میں لکھا تھا: ''تیری مغفرت کردی گئی ہے۔'' **دیوانہ** یہ پڑھ کر بے قرار ہوگیا، اُس نے رونا دھونا مَچا دیا اور یہ کہتے ہوئے چل پڑا: میں بھی اپنے پیارے **آقا** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے **مغفِرت** کی سندلوں گا'' گرتا پڑتا جب روڈ پر آیا تو ایک بس کھڑی تھی اور کنڈکٹر آواز لگا رہا تھا: ''**تین روپیہ مدینہ! تین روپیہ مدینہ!!**'' دیوانہ لپک کر بس میں سُوار ہوگیا، تین روپے ادا کئے اور بس چل پڑی۔ کچھ ہی دیر بعد کنڈکٹر نے صدا لگائی: مدینہ آگیا!! مدینہ آگیا!'' دیوانہ بس سے اُتر گیا، **سُبْحٰنَ اللہ!** وہ سچ مُچ مدینے ہی میں تھا، اور اُس کی نگاہوں کے سامنے **سبز سبز گنبد** اپنے جلوے لُٹا رہا تھا! اُس نے بے تابی کے ساتھ قدم آگے بڑھائے، **مسجدُ النَّبوِیّ الشَّریف** عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں داخِل ہوا اور سنہری جالیوں کے روبرو حاضِر ہوگیا، اس کے سینے میں تھما ہوا اشکوں کا طوفان آنکھوں کے راستے اُمنڈنے لگا، بعدِ عرضِ سلام اُس نے برستی ہوئی آنکھوں سے مغفرت کی سَنَد کی اِلتجائے شوق پیش کردی۔ ناگاہ ایک پرچہ اُس کے سینے پر گرا، بے قرار ہوکر اُس نے پڑھا تو لکھا تھا: ''**تیری مغفِرت کردی گئی ہے۔**'' اُس نے وہ کاغذ احتیاط سے جیب میں رکھا اور خوش خوش باہَر نکلا۔ وُہی بس نظر آئی

کنڈکٹر صدائیں لگا رہا تھا: ''**تین روپیہ ملتان! تین روپیہ ملتان!!**'' دیوانہ بس میں سُوار ہو گیا، تین روپے ادا کئے، بس چل پڑی، کچھ ہی دیر کے بعد کنڈکٹر نے آواز لگائی: '' ملتان آ گیا! ملتان آ گیا!! '' دیوانہ اُترا اور اپنے قافلے والوں کے پاس آ پہنچا، چُونکہ یہ سب چند لمحوں میں ہی ہو گیا تھا لہٰذا تمام **حُجّاج** ابھی وہیں موجود تھے، اُنہوں نے جب دیوانے کے پاس ''سند'' دیکھی تو حیران رہ گئے، اُنہوں نے دیوانے کا بڑا احترام کیا، خُصُوصاً جس حاجی نے دیوانے کے ساتھ مذاق کیا تھا، وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا اور اُس نے اپنے جُرم سے توبہ کی، دیوانے سے بھی مُعافی مانگی۔ اور عزم کیا کہ جب تک ''سَنَد'' عطا نہ ہوئی **ہر سال حج** کروں گا اور حاضرِ دربارِ مدینہ ہو کر ''**سندِ مغفِرت**'' کی خیرات مانگتا رہوں گا، مجھے اپنے کریم آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے امّیدِ واثق ہے کہ مجھ گنہگار کو مایوس نہیں فرمائیں گے۔ دیوانہ اپنے آپ میں نہ تھا چند ہی روز میں اُس کا انتقال ہو گیا۔ اور وہ حاجی اب تک ہر سال برابر حاضریِ حَرَمینِ شریفین سے مُشرَّف ہو رہا ہے۔ (تادمِ تحریر (۸ شوال المکرم ۱۴۳۳ھ) واقِعہ سنے کم و پیش 35 سال کا عرصہ گزر چکا ہے، فی الحال اُس حاجی کے احوال معلوم نہیں۔)

تمنّا ہے فرمائیے روزِ محشر

یہ تیری رِہائی کی چِٹھی ملی ہے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آقا کے کرم سے گمشدہ بیٹا مل گیا

شیخ ابوالقاسم بن یوسف اِسکَندَرانِی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں: میں مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا میں تھا، ایک عاشقِ رسول کو دیکھا کہ وہ قبرِ انور کے پاس کچھ اس طرح سے فریاد کر رہا ہے: ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں آپ کا وسیلہ پکڑتا ہوں تاکہ میرا بیٹا مجھے واپَس مل جائے۔'' میرے اِسْتِفْسار پر اُس نے بتایا: ''جَدّہ شریف سے آتے ہوئے میں قَضائے حاجت کیلئے گیا اِسی اَثنا میں میرا بیٹا لا پتا ہو گیا۔'' چند سال بعد وہ شخص مجھے مِصْر میں ملا تو میں نے اس کے بیٹے کے بارے میں دریافْت کیا۔ اُس نے بتایا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے میرا بیٹا مل گیا تھا، ہوا یوں تھا کہ ایک قبیلے نے اُسے زبردستی اپنا غلام بنا کر اُونٹ چَرانے پر لگا دیا تھا۔ اُسی قبیلے کی ایک عاشقِ رسول اور نیک سیرت خاتون نے خواب میں بحرو بر کے بادشاہ، دو عالم کے شَہَنْشاہ، اُمّت کے خیرخواہ، آمِنہ کے مہر و ماہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کی، آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُس سے کچھ یوں فرمایا: ''مِصری نوجوان کو آزاد کروا کر اُس کے گھر بھیج دو۔'' چُنانچہ اُس عاشقِ رسول خاتون کی سِفارش پر میرے بیٹے کو آزاد کر دیا گیا۔ (شواھد الحق فی الاستغاثۃ بسیدالخلق ص ۲۳۰ مُلَخّصًا) **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ

کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت

ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

واللہ وہ سُن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے

اِتنا بھی تو ہو کوئی جو ''آہ'' کرے دل سے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آقا کو پکارنے سے کمزوری دور ہو جاتی

حضرتِ سیِّدُنا ابوعبداللہ محمد بن سالم سِجِلْمَاسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں محترم نبی، مکّی مَدَنی، مَحْبُوبِ ربِّ غنی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے روضۂ انور کی زیارت کی نیّت سے پیدل چلنے والے قافِلۂ مدینہ کا مسافر بن گیا۔ دورانِ سفر جب کبھی کمزوری محسوس ہوتی تو عرض کرتا: اَنَا فِیْ ضِیَافَتِكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ یعنی یا رسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں آپ کی ضِیافت (یعنی مہمانی) میں ہوں تو وہ ناتُوانی (یعنی کمزوری) فوراً زائل ہو جاتی۔ (شواھدُ الحق ص ۲۳۱) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تھکا ماندہ ہے وہ جو پاؤں اپنے توڑ کر بیٹھا

وُہی پہنچا ہوا ٹھہرا جو پہنچا کُوئے جاناں میں (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گنبدِ خضرا دیکھ کر دم نکل گیا!

مولانا حافِظ بصیر پُوری اپنے سفرنامۂ حج میں لکھتے ہیں: 1972ء میں مجھے مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں رَمَضانُ المبارَك کا مہینا نصیب ہوا۔ غالِباً رَمَضانُ المبارَك کا دوسرا جُمُعہ تھا، ایک عاشقِ رسول اپنے ساتھیوں کو مجبور کرکے مکّۂ مکرَّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا سے قبل از وَقت ہی مدینۂ طیِّبہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا لے آیا۔ اور آتے ہی سامان سے بے پرواہ ہو کر آقائے دوجہاں، سلطانِ کون و مکاں صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دربارِ اقدس میں حاضِر ہوگیا۔ سلام عرض کرنے کے بعد دو نَفْل ادا کئے اور بابِ جبریل سے باہَر نکلا، پلٹ کر گنبدِ خضرا پر نظر ڈالی اور غش کھا کر گر پڑا، منہ سے خون بہنے لگا اور تڑپے بغیر ٹھنڈا ہوگیا۔ (انوارِ قطبِ مدینہ ص ٦٢) **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کاش! گنبدِ خضرا پر نگاہ پڑتے ہی
کھا کے غَش میں گر جاتا پھر تڑپ کے مرجاتا (وسائلِ بخشش ص ٤١٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قَرض ادا کروا دیا

حضرتِ سیِّدُ نا محمد بن مُنکَدِر علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ المُقتَدِر کے صاحِبزادے بیان کرتے ہیں کہ **یَمَن** کے ایک آدمی نے میرے والِد صاحِب کے پاس 80 دینار رکھواتے ہوئے عرض کی: ''اگر ضَرورت پڑے تو انہیں خَرچ کرلینا، جب واپَس آؤں تو مجھے ادا کردینا۔'' اور وہ خود جہاد کے لیے چلا گیا۔ اُس کے جانے کے بعد **مدینۂ منوَّرہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا میں سخت **قَحط** اور خشک سالی نے غَلَبہ کیا، والِد صاحِب رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے وہ دِینار لوگوں میں تقسیم کردیئے۔ تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ وہ شخص واپَس آ گیا اور اُس نے اپنی رقم طلب کی۔ والِدِ محترم نے کہا: ''کل تشریف لایئے۔ اور خود اُس رات **مسجِدُ النَّبَوِیّ الشَّریف** میں ٹھہرے رہے، کبھی مزارِ فائضُ الْانوار پر حاضر ہوتے اور سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نگاہِ کرم بار کے طلب گار ہوتے اور کبھی مِنبرِ اَطہر کے پاس آکر دُعا و اِلتجاء کرتے، حتّٰی کہ سَپِیدۂ سَحَر نُمودار ہونے لگا، دُھندَ لکے میں ایک شخص نے تھیلی آگے بڑھاتے ہوئے کہا: ''اے محمد بن مُنکَدِر! یہ لیجئے۔'' آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے ہاتھ بڑھا کر تھیلی لے لی، کھول کر دیکھا تو اُس میں 80 دینار تھے۔ صُبح ہوئی تو رقم رکھوانے والا شخص آ گیا، آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے 80 دینار اُس کے حوالے کردیئے۔ یوں آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ

تعالیٰ علیہ اِس بارِقرض سے نبیِّ اکرم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نگاہِ کرم سے سَبُکدَوش ہوگئے۔(شواھدُ الحق ص۲۲۷) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ہرطرف مدینے میں بِھیڑ ہے فقیروں کی
ایک دینے والا ہے کُل جہاں سُوالی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُرک مریض کا علاج

مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیمًا میں ایک شخص کو دیکھا گیا جو زخموں سے چورچُور تھا، معلوم ہوا وہ تُرکی کا باشِندہ ہے اور 15 سال سے بیمار ہے، تُرکی میں علاج ناکام رہا، کسی نے مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیمًا کی **خاکِ شِفا** استِعمال کرنے کا مشورہ دیا، تُرک مریض نے ہدایت پر عمل کیا، جو مرض پندرہ سال میں ٹھیک نہ ہوا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ ایک سال میں دوحصّہ خَتْم ہوگیا۔ وہ تُرک رو رو کر اپنا دردناک واقِعہ سنایا کرتا اور **خاکِ مدینہ** کے گُن گایا کرتا۔

(مدینۃ الرسول ص۱۳۳ ملخصاً)

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے

اُٹھا لے جائے تھوڑی خاک اُن کے آستانے سے (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! بے شک خاکِ مدینہ میں **اللہ** تَعَالٰی نے شِفا رکھی ہے، اگر اعتِقاد صادِق ہو تو **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مایوسی نہیں ہوگی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **مدینۂ منوَّرہ** زادھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کی مِٹّی میں شِفا ہونے کی بشارتیں احادیثِ مبارکہ میں موجود ہیں چُنانچِہ **تین فرامینِ مصطَفٰے** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ ہوں: ﴿۱﴾ **غُبَارُ الْمَدِیْنَةِ شِفَاءٌ مِّنَ الْجُذَامِ** یعنی **خاکِ مدینہ** میں جُذام سے شِفا ہے۔ (جامع صغیر ص ۳۵۵ حدیث ۵۷۵۳) حضرتِ **علّامہ قسطلانی** قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی **فرماتے ہیں: مدینۂ مُنوَّرہ** زادھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا **کی ایک خصوصیّت یہ بھی ہے کہ اس کی مبارک خاک** کوڑھ اور سفید داغ کی بیماریوں بلکہ ہر **بیماری** سے شِفا ہے۔ (اَلْمَواھِبُ اللَّدُنِّیَّة ج ۳ ص ۴۳۱) ﴿۲﴾ **غُبَارُ الْمَدِیْنَةِ یُبْرِیءُ الْجُذَامَ** یعنی **خاکِ مدینہ** جُذام کو اچھا کر دیتی ہے۔ (جامع صغیر ص ۳۵۵ حدیث ۵۷۵۴) ﴿۳﴾ **وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ فِیْ غُبَارِھَا شِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ** اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت

میں میری جان ہے بیشک **خاکِ مدینہ** ہر بیماری کی شفا ہے۔

(الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۱۲۲ حدیث ۱۸۸۵)

مدینے کی مٹّی اور پھلوں میں شِفا

جذبُ الْقُلُوب میں ہے: **اللہ** تبارَک وَتعالٰی نے **مدینۂ منوَّرہ** زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کی **مِٹّی** اور **پھلوں** میں شِفا رکھی ہے اورکئی احادیثِ مبارکہ میں آیا ہے، **خاکِ مدینہ میں ہر مَرَض سے شِفا ہے** اور **بعض** احادیثِ مبارکہ میں **مِنَ الْجُذامِ وَ البَرَص** یعنی کوڑھ اور پُھلْبَہری (یعنی بَرَص) سے شِفا کا ذکر ہے اور **بعض** ''اخبار'' میں مدینے کے ایک خاص مقام **صُعَیب** (عوام اس جگہ کو ''خاکِ شفا'' بولتے ہیں) کا تذکرہ ہے **بعض** روایات میں ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **بعض** صَحابہ کو حکم فرمایا کہ وہ اِس خاک سے **بخار** کا علاج کریں۔ بُزُرگوں سے اس خاص مقام ''**صُعَیب**'' کی خاک مبارَک سے علاج کی **حکایات** بھی ملتی ہیں۔ (جذب القلوب، ص۲۷ ملخّصاً)

سال بھر کا بخار ایک دن میں جاتا رہا

حضرتِ سیِّدُنا شیخ مجدالدّین فیروز آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: میرا غلام سال بھر سے **بُخار** میں مُبتلا تھا، میں نے (مقامِ صُعَیْب (یعنی ''خاکِ شفا'' سے) خاکِ مدینہ لی اور پانی میں (قلیل مقدار میں) گھول کر پلائی ،

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اُسی دن شفایاب ہوگیا۔ (ایضاً)

خاکِ شفا سے وَرَم کا علاج

شیخِ مُحقِّق، حضرتِ علاّمہ **شیخ عبدُ الحق مُحَدِّث دِہلوی** عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ القَوِی فرماتے ہیں: جن دنوں میری مدینۃُ المنوَّرہ زَادَهَا اللهُ شَرَفًا وَّ تَعْظِيْمًا میں حاضِری تھی، کسی مَرَض کے سبب میرا پاؤں سُوج گیا، طبیبوں نے مل کر اسے مُہلِک عارِضہ (یعنی ہلاک کردینے والا مَرَض) قرار دیتے ہوئے علاج سے ہاتھ روک دیا۔ میں نے (مقامِ صُعَیب سے) خاکِ پاک لی اور استِعمال شُروع کیا **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تھوڑے ہی دِنوں میں بڑی آسانی سے وَرَم (یعنی سوجَن) سے نجات مل گئی۔ (ایضاً) ''عاشقانِ رسول مقامِ صُعَیب'' کو ''**خاکِ شفا**'' کے نام سے جانتے ہیں، افسوس! وہ مُبارَک جگہ اب چُھپادی گئی ہے، بسا اوقات عُشّاق کھود کر ''خاکِ شِفا'' حاصِل کرلیتے ہیں، مگر انتِظامیہ ڈامَر وغیرہ ڈال کر پھر سے بند کر دیتی ہے۔

مدینے کی مِٹّی ذرا سی اُٹھا کر
پیو گھول کر ہر مَرَض کی دَوا ہے (وسائلِ بخشش ص ۳۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دنیا کے لئے مال جمع کرنے والے بے عقل ہیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: دُنیا اُس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو اور اُس کا مال ہے جس کا کوئی مال نہ ہو اور اِس کے لئے وہ جمع کرتا ہے جس میں عقل نہ ہو۔

(مِشکاۃُ المصابیح، ۲/۲۵۰، حدیث: ۵۲۱۱)

978-969-722-139-4
01082101
DAWAT-E-ISLAMI

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net